گر کیا کرے ہر لیل و نہار افسوس

مرثیہ مخمس ترکیب بند

زار رو شیر اٹھا ہے آج گنہگاروں کے بیچ ساغر خون جگر چلتا ہے میخواروں کے بیچ
خاک سر پر کرے آئے مست ہشیاروں کے بیچ گر گیا باغ رسالت کا وہ گل خاروں کے بیچ
یعنی ابن ساقی کوثر ستمگاروں کے بیچ

رو ہوئیگا سدا جو رہینگے خون کے جام ہوشیار و مست سر پر خاک ڈالینگے مدام
ساقی کوثر کا بن پانی ڈبایا گھر تمام حیف اہل قبلہ سے صادر ہوا یارو وہ کام
الغرض جس کام سے کرتے ہیں کفاروں کے بیچ

نور چشم مصطفے ہے ہی یہ امت کا معاش خویش و فرزند و بکا اسکے کر دیا جن پاش پاش
بھائی کی اسکے پڑی ہے جب پایہ لاش اب وہ تنہا جستجو کرتا ہی پانی کی تلاش
تیر باران اسپہ ہے ہر جو کمانداروں کے بیچ

فاطمہ کہتی ہیں رو رو نالہ و فریاد سے یہ ستم باہر ہیں دیکھا عالم ایجاد سے
پانی تم پوچھیو محشر میں ہر جلاد سے تشنہ لب مارا گیا ہے گردن اس بیداد سے
جز حسین بیگنہ کوئی گنہگاروں کے بیچ

تم گواہی دیجیو جس روز ہوں میں داد خواہ داد میں کیونکر نہ چاہوں جب کہ یوں تم سا گواہ
ہے خدا شاہد نہیں بچے کا میرے کچھ گناہ کاٹ کر ناحق سر اس کا لے گئے وہ رو سیاہ
تن کہیں ہوگا پڑا وہ تجھ کے خونخواروں کے بیچ

کیا کیا شقیوں نے اس بجرم و بے جرم بند کیوں جدا اسکا کیا ہے بند سے ہر ایک بند
جس گھڑی کافر بھی کاٹے ہیں گلو گوسپند اسکو بھی پانی پلا دیتا ہے کوئی درد مند
ذبح پیاسا ہی ہوا وہ اتنے دینداروں کے بیچ

کیا کروں میں ان لعینوں کی فسادوں کا بیان عضو عضو اک ایک کا اے سرور دو جہان
کر گئے ہیں سے جدا تیغ ستم سے شامیان جوں درخت خشک کی نجار کاٹیں ڈالیاں
آل کو تیری گر سمجھے یہ نجاروں کے بیچ

آزمائی آل پہ تیری برش شمشیر کی لو معیت کے تختہ پہ اسعف [illegible]

طفل شش ماہہ یہ ثابت کونسی تقصیر کی | اتنے خاطر چھوڑی حلق اسکے سے پیکان تیر کی
کھینچے تا اسکو بھی تیغ جور کے مار دنکے بیچ

دو دون مین اصغر کو یا اکبر کو پیٹون یاد کر | آ گئے چھوٹے بڑے سائے تہ تیغ و تبر
اپنی آنکھون نے لہو گیونکر نہ یون پوچھون ای پدر | اب تلک انکا جو وہ تھے میرے دلبند و جگر
جم رہا ہے خون ناحق انکی تلوار دنکے بیچ

بیوہ زن کتنی جو باقی ہین سو انپر یہ عذاب | سر پہ نے چادر کسی کے ہی نہ چہرے پر نقاب
بے حجاب اونٹون پہ جاتی ہین میان آفتاب | دکھ دہند دنکے سوا گرد انکے اے عالیجناب
نے ہوادار و نہین ہی کوئی نہ غمخوار دنکے بیچ

مین بیان کیا کیا کرون اس آفت ناگاہ کے | دن کو وہ چلنے مین صدمے سہتے ہین راہ کے
رات پابندی کی خاطر میرے ہر دلخواہ کے | جزو شیرازے مین ہو دین جون کلام اللہ کے
ایک ہی زنجیر ہے اتنے گنہگار دنکے بیچ

صبح ہوتے ہی تو پھر اونٹون پہ انکو کر سوار | کہتے ہین عابد کو لے چل وہ لعین نابکار
راہ چلواتے ہین پھر اس ناتوان کو مار مار | جانتے اتنا نہین ظالم کہ اونٹون کی مہار
کھینچنے کی تاب کب ہوتی ہی بیمار دنکے بیچ

کر دیا ہے ایک تو بیماری نے اس کو بیکل | قطع منزل سے نہین ہے چین اسکو ایک پل
جلد ہی اسکا کرے اب مشکل انکی آکے حل | کیا یہ مشکل ہی کہ وہ ملعون تو کہتے ہین چل
اور چل سکتا نہین ہی راہ وہ خار دنکے بیچ

ایک تو ہو بیٹھا تھا بیماری سے مرنیکے قریب | دوسرے اس حال پر ہووی مصیبت یہ نصیب
کیا دوا اسکا ذکر ہے اور کیا ہی مذکور طبیب | آب کا قطرہ جو اسنے مانگتا ہے وہ غریب
کہتے ہین یان آب تلوار دنکے ہی دھارونکے بیچ

طعن و طنز انکی وہ سنتا جاتے ہی ہر بار کے | بیٹھنے دم بھر نہ دین سایہ تلے دیوار کے
پاؤن کے لوہو مین اسکے ڈوبے ہین سر خار کے | کیا گذرتی ہوئیگی کہ دل پہ اس بیمار کے
جسکی بیماری سے ٹکڑے ایسے دل آزار دنکے بیچ

بس جو مستورات کو ڈھارس کوئی ایسا نہین | لیچلے ہین شام مجلس کر انھین اعدائے دین
تھے نہ وارث تھے ہوئے وہ طعمہ شمشیر کین | بچ رہا ہے قتل سے جو شخص یعنی عابدین

سودہ کچھ حالت ہی اُنکی اُن دل افگاروں کے بیچ

سر چلے جاتے ہیں نیزوں پر اُنھوں کے گرد پیش ۔ کوئی تو فرزند اُنمیں سے کسو کا کوئی خویش
دیکھ دیکھ اُنکے تئین ہوتے ہیں دو نی سینہ ریش ۔ جس سخن سے اُن غریبوں کو لگے ہے دل پہ نیش

بولتے جاتے ہیں ملعون نیزہ برداروں کے بیچ

یا رسول اللہ ہوں ایسے مسلمان ناپدید ۔ گر امام سمجھ لوٹے اُس کو کہتے ہیں شہید
اور یوں ماریں امام دین کو یہ بھر سے یزید ۔ میں جو کچھ دیکھا تو اُنسے بھی ہیں بدتر یہ پلید

جد و آبا سے ہی گردن اُنکی زناروں کے بیچ

جو فرزندوں پہ میرے کر دکھایا ہی مجھے ۔ مجھ جگر گوشوں کے ماتم میں بٹھایا ہے مجھے
خون کے آنسو سے لعینوں نے رولایا ہی مجھے ۔ جون اُنھوں نے آتش غم سے جلایا ہے مجھے

اُنکو بھی جلتے دکھا دوزخ کے انگاروں کے بیچ

نوحہ جنت میں غرض کرتی تھیں یوں خیر النسا ۔ رات دن سن سنکے روتی تھے لبوار ض و سما
دو جہان سے کم نہ ہوگی تا قیامت یہ عزا ۔ سودا تو اس غم میں دل بیمار رکھیگا جو سدا

حشر میں اُسکو لکھیں گے تعزیہ داروں کے بیچ

ایضاً مرثیہ مخمس ترجیع بند حضرت

دل خیر النسا جدم کرا ہا ۔ نبی سے یوں علیؑ بولے کہ شاہا
طریق دین جو امت نے نباہا ۔ اُسے میں کیا کہوں عالم پناہا

فاہا ثم آہا ثم آہا

ہمارے واسطے یہ ظلم بے حد ۔ بباطن نیک ہے ظاہر میں ہو بد
وسلے گذرے ہے اتنا و لیکن جد بجد ۔ عمل ایسا ہو اہل دین سے سرزد

فاہا ثم آہا ثم آہا

حسینا تھا جو میرے دل کا آرام ۔ پہ چلے ہے اُسپہ تیغ خون آشام
یہ یہ غم ہی کہ نبیوں میں ہو یوں نام ۔ محمدؐ سے کی اُمت اور یہ کام

فاہا ثم آہا ثم آہا

سر اُنکا خنجر کین سے جدا کر ۔ وہ ظالم لے گئے نیزے چڑھا کر